ڈاکٹر رفیع الدین

اسلامی نظامِ تعلیم کا مفہوم

انگریزی کا نظام تعلیم ہمارے دلوں میں اسلامی تصورات کو کمزور کر کے مغربی قومیت کے تصورات کی نشو و نما کرتا رہا ہے اگرچہ وہ اسلامی اعتقادات کی محبت کو پوری طرح سے نہیں مٹا سکا ۔ لیکن اس کو بے حد کمزور کر گیا ہے اور اگرچہ وہ مغربی تصورات کی محبت کو پوری طرح سے غالب نہیں کر سکا لیکن اس کو بے حد طاقتور کر گیا ہے اب ہم نہ تو پکے مسلمان رہے ہیں اور نہ ہی پکے مغربی قومیت پرست ۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہماری قومی سیرت جو اسلامی نصب العین حیات کے ماتحت ہندوؤں یا انگریزوں کی سیرت سے زیادہ بلند اور پختہ ہونی چاہیئے تھی اب ان سے بھی پست تر ہے ۔ اگرچہ ہندو بھی ہماری طرح انگریزی نظام تعلیم کے زیر اثر رہے ہیں لیکن ان کے ہاں وہ صورت پیدا نہیں ہوئی جو ہمارے ہاں پیدا ہوئی ہے ۔ ہندوؤں کے ہاں مغربی قومیت پرستی کے تصورات انگریزی نظام تعلیم کی بدولت مکمل فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں کیونکہ ہندوؤں کے نصب العین حیات میں اسلام کی طرح کوئی چیز ان تصورات کے مقابلہ پر موجود نہیں تھی ۔

جب مرض کی نوعیت اس کی علامات اور اس کا سبب واضح طور پر معلوم ہو تو اس کا علاج آسان ہوتا ہے نصب العین کی محبت کا زوال ہمارا اصل مرض ہے ۔ ہماری اخلاقی کوتاہیاں اس کی علامات ہیں ۔ غلط اور غیر اسلامی نظام تعلیم اس کا سبب ہے ۔ لہٰذا اس کا علاج صحیح اور اسلامی نظام تعلیم ہے ۔ اب جبکہ ہم آزاد ہیں ہم اس علاج پر قدرت رکھتے ہیں ۔ اب ہم اپنے نظام تعلیم کو بدل کر . . . اپنی قومی سیرت کو جس قدر چاہیں بلند کر سکتے ہیں اگر ہم اس علاج سے اب بھی غافل رہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم بیماری اور نقاہت کو صحت اور طاقت پر ترجیح دے رہے ہیں ۔

اسلامی نظام تعلیم سے میری مراد ایسا نظام تعلیم نہیں جس میں اسلامی نظریۂ حیات، دینیات یا اسلامیات کے نام سے ایک جزو کے طور پر موجود ہو ۔ بلکہ ایسا نظام تعلیم جو خود اسلامی نظریۂ زندگی کا ایک جزو ہو جس کا مقصد اسلامی نظریۂ زندگی کی تائید اور اعانت کے سوائے اور کچھ نہ ہو ۔ جس میں علم سے مراد اسلامی نظریۂ انسان و کائنات ہو ۔
اور جس میں علم سے مراد اسلامی نظریۂ انسان و کائنات ہو اور علم کی تینوں شاخیں یعنی مادی علوم ۔ حیاتیاتی علوم ۔ اور نفسیاتی علوم اس نظریہ کی شاخیں سمجھی جائیں ۔

قرآن نے اسلام کی تعریف یہ کی ہے کہ وہ انسان کی فطرت ہے ۔ اور انسانی فطرت کا کوئی تصور اس وقت تک

مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ ساری کائنات کا تصور نہ ہو۔ یہی سبب ہے کہ قرآن نے ارشاد کیا ہے کہ وہ کائنات کے اسرار پر حاوی ہے۔

قل انزله الذی یعلم السر فی السموٰت والارض

کہو اس کتاب کو اس ذات پاک نے نازل کیا ہے جو زمین اور آسمان کے بھید جانتا ہے۔

کائنات کے تین طبقے ہیں مادہ۔ حیوان اور انسان۔ انسان کے اندر یہ تینوں طبقے موجود ہیں لہٰذا انسان چھوٹے پیمانے پر ایک کائنات ہے اگر ہم انسان کو پوری طرح سے سمجھ لیں تو گویا ہم نے ساری کائنات کو پوری طرح سے سمجھ لیا اور انسان اور کائنات چونکہ ایک ہیں اس لیے اگر ہم کائنات کو پوری طرح سے سمجھ لیں تو پھر انسان کی حقیقت بھی پوری طرح سے ہماری سمجھ میں آجائے گی۔ پھر انسان اور کائنات میں سے جس قدر ہماری واقفیت ایک کے متعلق بڑھے گی۔ دوسرے کے متعلق بھی اسی نسبت سے بڑھے گی۔ علوم کی تین شاخیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے انسان یا کائنات کے تینوں طبقوں کے علوم ہیں۔

کوئی حقیقی علم یعنی کوئی سچائی یا صداقت اسلام کے خلاف نہیں جا سکتی کیونکہ اسلام بھی صداقت ہے اور صداقت غیر منقسم ہے اس کی ایک سے زیادہ قسمیں یا ایک سے زیادہ حصے نہیں ہو سکتے حق خدا کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ خدا سچ ہے لہٰذا صداقت خود خدا کا علم ہے اور چونکہ خدا ایک ہے صداقت بھی ایک ہی ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ کوئی شخص کافر ہو یا مسلمان کوئی علمی صداقت ایسی دریافت نہیں کر سکتا جو اسلام کی تائید نہ کرتی ہو اور جس کی تائید اسلام نہ کرتا ہو۔ یہی سبب ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔

الکلمة الحکمة ضالة المؤمن فهو احق بها این وجدها

(دانائی کی بات صداقت مومن کی گمشدہ چیز ہے جہاں چاہے اسے لے لے)

لیکن کسی علمی صداقت اور اسلام کی مطابقت کی شرط یہ ہے کہ جس چیز کو ہم صداقت کہہ رہے ہوں وہ فی الواقع صداقت ہو اور وقت گزرنے اور علم کے ترقی پانے سے وہ اور مضبوط مستحکم اور مسلم ہو رہی ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جس چیز کو ہم اسلام کہہ رہے ہوں وہ فی الواقعہ اسلام ہو اور قرآن کے مطالب کے بارہ میں فقط ہماری غلط فہمیوں اور غلط معنیوں کا دفتر نہ ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم ایک چیز کو علمی صداقت سمجھ لیتے ہیں اور وہ صداقت نہیں ہوتی اور ایسا بھی اکثر ہوتا ہے کہ ہم اپنی کم علمی سے قرآن کی غلط تشریح کرتے ہیں اور اسی کو قرآن یا اسلام سمجھ لیتے ہیں۔

اس قسم کے اسلامی نظام تعلیم کی مکمل تعمیر کے لئے ضروری ہوگا کہ ہم موجودہ انسانی اور نفسیاتی علوم پر نظر ثانی کر کے ان کو قرآن کی روشنی میں نئے سرے سے مدون کریں۔ کیونکہ ان علوم کی صحیح تدوین کا دار و مدار فطرت انسانی کے صحیح نظریہ پر ہے جس سے مغرب کے حکماء بے خبر ہیں۔ چونکہ انہوں نے ان علوم کو فطرت انسانی کے غلط نظریہ پر مبنی کر رکھا ہے۔ لہٰذا ان کی ساری تحقیق غلط طور پر ہوئی ہے یہی لئے ان کے ساتھ مادی اور حیاتیاتی علوم کو شامل

نہیں کیا کیونکہ ان علوم میں کسی کافر کے لئے بھی بہکنے کی گنجائش نسبتاً کم ہے تاہم جب ہم نفسیاتی علوم کی تدوین سے فارغ ہو جائیں تو ہمیں حیاتیاتی علوم پر بھی نظرثانی کرنے کی ضرورت ہوگی۔ تاکہ وہ بھی صحیح اور اسلامی زاویہ نگاہ سے مدون ہو جائیں حیاتیاتی علوم پر نظرثانی کرتے ہوئے ہمیں نظر آئے گا کہ اکثر مقامات پر حیاتیاتی عمل کی علت کو خالص علمی بصیرت سے سمجھنے میں کفار نے غلطیاں کی ہیں اور ہم اس قابل ہیں کہ خالص علمی نقطۂ نگاہ سے ان غلطیوں کا ازالہ کر سکیں۔

تاہم اس کا مطلب یہ نہیں کہ علوم کی نئی تدوین کے بغیر ہم اس قسم کا اسلامی نظام جاری نہیں کر سکتے، بلکہ حقیقت اس کے برعکس ہے اسلامی نظام تعلیم کا اجرا علوم کی نئی تدوین میں مدد کرے گا اور جب تک اسلامی نظام تعلیم جاری نہیں ہوگا ہمیں علوم کی نئی تدوین کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی اس کام میں ضروری سہولتیں پیدا ہوں گی۔

میرے خیال میں اسلامی نقطۂ نظر سے تدوین علوم کی مہم کے آغاز کے طور پر ہماری یونیورسٹیوں کو فی الفور اس بات کو محسوس کرنا چاہیئے کہ تمام علوم جو اس میں پڑھائے جاتے ہیں اسلامی نظریۂ کائنات کی شاخیں ہیں اور ہر طالب علم اور استاد کو انہیں اسی نقطۂ نگاہ سے دیکھنا اور پڑھنا اور پڑھانا چاہیئے اس سے ایک حیرت انگیز نفسیاتی انقلاب ہوگا۔ اور قرآن کے متعلق ہمارا جامد اور منجمد نقطۂ نظر فوراً بدل جائے گا اور ہم قرآن کو ایک نئی روشنی صحیح روشنی میں دیکھنے لگیں گے۔

اس قسم کے نئے نظام تعلیم میں اسلامیات ایک الگ مضمون کے طور پر رکھنا ضروری ہوگا ہمارے موجودہ نظام تعلیم میں ایک الگ مضمون کے طور پر اسلامیات کا جزو وہ نتائج پیدا نہیں کر سکتا جو ہمارے مدنظر ہیں۔ بلکہ اس سے یقینی طور پر برعکس نتائج پیدا ہوں گے کیونکہ اس سے طالب علم کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ اسلام کا علم زیادہ سے زیادہ علم کا ایک الگ شعبہ ہے جو ہر حالت میں نقل پر مبنی ہے اور اس قسم کا عقلی علم نہیں جیسا کہ آپ بعض دوسرے مضامین کے مطالعہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور پھر وہ اپنے اس خیال کا اطلاق اپنی عملی زندگی پر بھی کرے گا۔ اور سمجھے گا کہ مذہب اس کی زندگی کا صرف ایک حصہ ہے اور اس کی ساری زندگی نہیں۔ ظاہر ہے کہ اسلام اور اسلامی زندگی کے متعلق طالب علم کا نقطۂ نظر جو ہم اسلامیات کو یونیورسٹی کا ایک الگ مضمون قرار دینے سے پیدا کریں گے اسلامی نظریۂ زندگی کی محبت کی نشوونما کے لئے سازگار نہیں ہوگا حالانکہ ہم چاہتے ہیں اور ہم اپنے نظام تعلیم کا یہ واحد مقصد اور مدعا قرار دیتے ہیں کہ طالب علم کی محبت نہ صرف نشوونما پائے بلکہ نشوونما پا کر نقطۂ کمال پر پہنچے۔

اس قسم کا اسلامی نظام تعلیم علمی تحقیق اور انکشاف کے لئے ایک نہایت ہی سازگار ماحول پیدا کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علمی تحقیق کی راہ نمائی ہمیشہ مفروضات سے ہوتی ہے جن کو ہم اپنے وجدان سے قائم کرتے ہیں ہم ایک مفروضہ لیتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ یہ حقائق کے ساتھ منطبق ہوتا ہے یا نہیں اور حقائق کے اندر ایک تنظیم اور وحدت پیدا کرتا ہے یا نہیں اگر وہ ایسا کرے تو ہم اسے صحیح سمجھتے ہیں اور پھر مزید حقائق کے انکشاف سے اس کی تصدیق ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر کوئی مفروضہ (HYPOTHESIS) علمی حقائق کے ساتھ منطبق نہ ہو یا ان میں تنظیم اور وحدت پیدا

نہ کر سکے۔ تو ہم اسے غلط سمجھتے ہیں اور دوسرے مفروضہ کی آزمائش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمیں ایک ایسا مفروضہ ہاتھ آجاتا ہے جس کی صحت کے متعلق ہمیں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ جب تک ہمیں صحیح مفروضہ نہیں ملتا ہم حقائق ایک غلط مفروضہ کی لڑی میں پروئے رکھتے ہیں اور ہماری تحقیق غلط رہتی ہے۔ جدید علم طبیعیات کے حقائق ایسے ہی صحیح یا غلط مفروضات پر مبنی ہیں حتیٰ کہ وہ حقائق بھی جن کی مدد سے ہم نے سالہ کوشش کیا ہے اور جن کی صداقت سالہ کے انشقاق سے پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے ڈارون کا مادی اور میکانکی (MECHANICAL,) نظریۂ ارتقا بھی ایک ایسا ہی مفروضہ ہے جسے مغرب کے اکثر حکماء نے انسانی اور حیاتیاتی علوم کی تحقیق کا نقطۂ آغاز بنایا ہے، چونکہ یہ مفروضہ غلط تھا اس لئے ان علوم میں مغربی حکماء کی تحقیق کے سارے نتائج غلط ہو گئے ہیں اس کے برعکس اگر ہم اسلامی نظریۂ کائنات کو ایک مفروضہ سمجھ کر اس مفروضہ سے ان علوم میں اپنی تحقیق کا آغاز کریں گے تو ہم صحیح نتائج پر پہنچیں گے۔ کیونکہ ہمارا مفروضہ صحیح ہوگا۔ ایک لفظ میں اسلامی نظریۂ کائنات جو ہماری علمی تحقیق کا نقطۂ آغاز ہوگا یہ ہے کہ خدا انسان اور کائنات کا خالق ہے اور ایک مدعا کے ماتحت کائنات کے غیر مبدل قوانین کی تخلیق کرتا ہے،

لا یبدل القول لدی

میری بات بدلتی نہیں ہے

یہ مفروضہ ہمیں علمی تحقیق میں ان غلطیوں سے بچائے گا جن کی وجہ سے انسانی اجتماعی اور حیاتیاتی علوم میں بالخصوص حکمائے مغرب کی تحقیق مضحکہ خیز بن گئی ہے خود ہی کائنات علم کی ابتداء اور انتہا ہے جو حکیم اپنی علمی تحقیق کا آغاز یہاں سے نہیں کرتا وہ لامحالہ کسی اور مفروضہ سے اس کا آغاز کرے گا اور پھر چونکہ اس کی خشت اول ہی غلط ہوگی اس کی تحقیق کی دیوار اگر ثریا تک بھی جائے گی تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا نظام تعلیم علمی اور عقلی لحاظ سے صحیح ہو تو ضروری ہے کہ اس کی بنیاد صحیح ہو اور صحیح بنیاد اسلامی نظریۂ کائنات کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ فی الواقع اسلامی نظریۂ کائنات علم ہے اور علم کے مختلف شعبے اس کی مختلف شاخیں ہیں۔ جو نظریۂ کائنات بھی صحیح ہوگا وہی علم ہوگا اور علم کی مختلف شاخیں اس کی شاخیں ہوں گی۔

اس بارہ میں جدید روس کے اشتراکیوں کا نظریہ قابل غور ہے۔ روسیوں کا نظریۂ کائنات جدلی مادیات (DIALECTICAL MATERIALISM) کہلاتا ہے روسی جدلی مادیات کو صحیح سمجھتے ہیں اس لئے انہوں نے اس کو علم اور علم کی تمام شاخوں کو اس کی شاخیں قرار دیا ہے وہ توقع رکھتے ہیں کہ علم کے ہر شعبہ میں جو نئے انکشافات ہوں گے وہ فلسفہ جدلی مادیات کی تائید کریں گے جب ایسا نہیں ہوتا۔ تو وہ سائنسدانوں پر الزام عائد کرتے ہیں کہ جدلی مادیات کے مذہب پر اس کا یقین پختہ نہیں۔ اور اس کا ضعف اعتقاد اس کے بہکنے کا موجب ہوا ہے لہٰذا وہ آپ ہے قابل تعزیر سمجھتے

ہیں اور اس کی تعزیر بعض اوقات موت ہوتی ہے ہم سائنسدانوں کو تعزیر کرنے کی حد تک تو نہ جائیں کیونکہ ہمیں یقین ہے اگر کسی وقت ایک سائنسدان کی تحقیقات کے نتائج اسلام کے حق میں نہیں ہوں گے تو دوسرے سائنسدان کی تحقیقات سے بالآخر اس کی غلطی کا ازالہ ہو جائے گا لیکن ہمیں یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ علم درحقیقت اسلامی نظریۂ کائنات کا نام ہے اور اس غلط نظریۂ کائنات کا نام نہیں جسے جہلی مادیات کہا جاتا ہے اور یہ ہمارا ہی حق تھا۔ جسے روسی ناجائز طور پر کام میں لا رہے ہیں۔

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

اسلامک آیڈیالوجی
مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم
قیمت :- دس روپے

اسلام اینڈ کمیونزم
مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم
قیمت :- آٹھ روپے

محمد دی ایجوکیٹر
مصنفہ رابرٹ گلک
قیمت :- تین روپے

ویمن ان اسلام
مصنفہ محمد مظہر الدین صدیقی
قیمت :- پانچ روپے بارہ آنے

فنڈمنٹل ہیومن رائٹز
مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم
قیمت :- آٹھ آنے

اسلام اینڈ تھیوکریسی
مصنفہ محمد مظہر الدین صدیقی
قیمت :- ایک روپیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور (پاکستان)